فضائل واعمال

محرم الحرام اور یوم عاشورہ

ابراہیم یوسف باوا

محرم الحرام کی پہلی تاریخ سے جب اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے تو اس میں دو یادگاریں کم از کم روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ یہ دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو متنبہ اور متوجہ کرتی ہے کہ اے غافل انسان تمہاری زندگی کا ایک سال بیت گیا اور تم موت سے ایک سال قریب ہو گئے۔ تم دنیا میں مکانات و باغات بناتے ہو، شادی بیاہ کرتے ہو، تجارت وزراعت میں مشغول رہتے ہو، دکانوں اور کارخانوں کے چکر لگاتے ہو اور تم اس دنیا میں اس طرح منہمک ہو جاتے ہو جیسے کہ تمہیں اس دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور مرنا نہیں ہے، حالانکہ ان ساری چیزوں سے حتیٰ کہ اہل وعیال سے بھی جدا ہونے والے ہو اور تم کو تن تنہا قبر کے گڑھے میں جانا ہے۔ دوم یہ کہ محرم کی پہلی تاریخ ہوتے ہی ذی الحجہ کا بابرکت ورحمت اور مغفرت وحج وزیارت رسول وقربانی کا مہینہ ختم ہوا۔ خوش نصیب ہیں وہ حضرات جنہوں نے اعمال خیر اور نیکیوں کا ذخیرہ جمع کیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

غور فکر کرنے کی بات:...... اس دنیا میں کروڑوں انسان بستے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی جانیں کہ ان میں سے کتنوں نے یہ غور کیا ہے کہ اس سالانہ اختتام وآغاز میں تاریخ اسلام میں کیسے کیسے عظیم انقلاب واقعات کی یادیں پوشیدہ ہیں۔ یہ فتح (مدینہ طیبہ) کی یادگار ہے جسے تلوار کی تیز دھار اور چمک نے نہیں، ایک بے سروسامان انسان (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح ہجرت نے فتح کیا۔ ہر سال محرم کا ماہ شروع ہوتے ہی اس عظیم واقعہ کی یاد ہمارے دلوں میں تازگی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ دنیا کی دوسری قومی یادگاروں کی طرح قوت کامرانیاں کی یادگار نہیں بلکہ خستہ حال اور کمزوروں کی فتح مندیوں کی یادگار ہے، یہ مال و دولت اور اسباب و وسائل کی فراوانیوں کی یادگار نہیں بلکہ بے سروسامانیوں کی کامیابیوں کی یادگار ہے، یہ طاقت اور حکومت کے جاہ وجلال کی یادگار نہیں بلکہ غریب ناتوانوں اور محکوموں کی یادگار ہے، یہ فتح (معظمہ) کی یادگار نہیں

بلکہ فتح مدینہ طیبہ کی یادگار ہے۔

آہ! ہم نے بدر کی جنگی فتح اور مکہ مکرمہ میں شان وشوکت والا داخلہ تو یاد رکھا لیکن مدینہ منورہ کی بے ہتھیار فتح کو فراموش کردیا۔ یہ ہماری بدنصیبی وبدقسمتی کی بات ہے کہ ہم اس ماہ مبارک میں واقعہ ہجرت کو بھول کر ان کاموں میں لگ جائیں جس سے شریعت مطہرہ نے منع کیا ہے۔

چند فیصلے کریں:......(۱) ہم سب یہ مصمم ارادہ کرلیں کہ ان شاء اللہ العزیز، ہم اس سالِ نو سے مکمل طور پر رب چاہی زندگی گزاریں گے اور اعمال صالحہ شروع کردیں گے اور اہتمام وپابندی سے ادا کریں گے، خصوصاً (مرد) نماز باجماعت، پہلی صف اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی پوری کوشش کریں گے، اللہ پاک بندوں کے گمان کے مطابق معاملہ اور فیصلہ فرماتے ہیں۔

(۲)......یاد رہے کہ اہل اللہ کی صحبت فرض عین ہے اور صرف اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔ (یہ فتویٰ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) چنانچہ کچھ وقت اپنے ماحول سے نکال کر کسی اہل اللہ (خانقاہ) کی صحبت میں جا بیٹھے اور اپنے اخلاق کی تربیت ودرستگی کرائے (یہی قول حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) اپنے مقامی عالم کی مجلس میں بیٹھ کر ان سے دین سیکھے اور سب سے پہلے دینی احکام واعمال کو اپنے اہل وعیال کو پہنچائے اور عمل کرنے کی تاکید کرے۔

(۳)......نفس اور شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ ہم راہ راست پر آجائیں چنانچہ وہ ہر ممکن کوشش سے ہمیں دین سے دور کرنے اور رکھنے کی کوشش کرے گا، چنانچہ شروع محرم کی وہ دعا پڑھ لے جو اس مضمون درج ہے تاکہ اللہ پاک خیرو عافیت اور برکتوں کے ساتھ سال گزار دے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جو شخص صبح کو دس بار ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھ لیتا ہے، اللہ پاک اس کی دن بھر شیطان کے مکروفریب سے حفاظت فرماتے ہیں۔

(۴)......مرد حضرات کوشش کریں کہ چالیس دن نماز باجماعت مع تکبیر اولیٰ کے ساتھ ہو، جماعت اور تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔ نماز سے کچھ وقت پہلے مسجد جانا نصیب ہوجائے تو پہلی صف بھی مل جائے گی جس کی مستقل فضیلت ہے جو شخص اس طرح اہتمام پابندی توجہ اور احسانی کیفیت سے نماز پڑھے گا، ان شاء اللہ وہ نمازی بن جائے گا۔ احسانی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسی کیفیت نصیب نہ ہو تو یہ جان لو کہ اللہ پاک تمہیں دیکھ رہے ہیں، تمہارے حرکات وسکنات کو دیکھ رہے ہیں۔

(۵)......جہاد میں اور مسکینوں غریبوں پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے، ان سب سے بہتر خرچ یہ ہے کہ انسان اپنی حلال کمائی کو اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات پر خرچ کرے، دنیا کا فائدہ یہ ہے کہ گھر والے خوش رہیں گے، سوالات کی ذلت سے بچیں گے اور اجر وثواب کے اعتبار سے بھی زیادہ افضل ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ”بروز قیامت

میزان میں سب سے پہلی نیکی وہ نفقہ رکھا جائے گا جو انسان اپنے گھر والوں کے جائز امور میں خرچ کرتا ہے"۔ بزرگان دین نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال پر عاشورہ کے دن جائز خرچ (کھانے پینے) میں فراخی کرے، اللہ پاک اس کے لئے روزی کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

(٦)......عاشورہ کے دو روزے رکھے، ۹-۱۰ تاریخ کا یا ۱۰-۱۱ محرم کے دو روزے رکھے۔

احکام وفضائل محرم الحرام:......(۱)......یہ مبارک مہینہ "الفضل للمتقدم" (یعنی فضیلت پہلے آنے والے کو ہوتی ہے) کا مصداق ہے، اس لئے کہ اسے اسلامی سال کے پہلے مہینے کا شرف بخشا گیا۔ (الاشرف ۴-۱-۳)

(۲)......قرآن پاک میں جن چار مہینوں کو اشہر حرم سے تعبیر کیا گیا ہے، ان میں محرم الحرام بھی ہے۔ (ایضاً)

(۳)......حدیث شریف میں بھی اس مہینے کو اللہ کے مہینہ کا شرف بخشا گیا ہے۔ (ایضاً)

(۴)......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان بنائے، اس کی گردش بارہ مہینوں کی جو ترتیب قائم کی ہے، اس میں محرم سب سے پہلا مہینہ ہے، پھر عرب جاہلوں نے اپنے مفادات قومی کے پیش نظر مہینوں کی ترتیب بدل دی تھی، مگر ۱۰ھ میں اصل ترتیب یہی ڈال دی گئی جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سال ہجری کی ترتیب تخلیقی اور قدرتی ہے۔ (ریاض الجنہ ۲-۸-۳)

تاریخ اسلامی سال:......مولانا ابوالمظفر احمد لکھتے ہیں کہ "اسلام چونکہ ایک فطری مذہب ہے، اس لئے سال کا شمار قمری (چاند) حساب پر ہے، تاکہ کسی جاہل سے جاہل آدمی کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت اور پریشانی نہ ہو، ویسے تو سند اور تاریخ کا رواج دنیا کی قوموں میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے، مگر مسلمانوں کے سال کی اہمیت یہ ہے کہ وہ جب سے شروع کیا گیا ہے، اسی صورت پر آج تک برابر چلا آرہا ہے، اس میں نہ کوئی کمی کر سکتا ہے، نہ زیادتی"۔

یہ سال قمری اور ہجری کہلاتا ہے، قمری اس لئے کہ اس کا تعلق چاند سے ہے اور ہجری اس لئے کہ اس کی ابتداء واقعہ ہجرت سے کی گئی ہے، جس کی مختصر تاریخ یوں ہے:

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عراق کے گورنر تھے، انہوں نے آپ کو لکھا کہ آپ کی طرف سے ہمیں جو احکامات اور ہدایات ملتی ہیں بعض دفعہ ان پر عمل کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے، اس دشواری پر غور کرنے کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکابر صحابہ کو جمع فرمایا اور بغرض مشورہ اس مسئلے کو ان کے سامنے رکھا کہ کوئی اس کا حل نکل آئے، چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متفقہ رائے دی کہ ہمارا اسلامی سال ہونا ضروری ہے اور اس کی تاریخ اسلام کے عظیم الشان اور اہم واقعہ "ہجرت" سے ہونی چاہئے۔ اس تجویز کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں واقعہ ہجرت کے اٹھارہ سال بعد باقاعدہ طور پر ہجری سن جاری فرمایا جس کی ابتداء محرم کے مہینہ سے ہوتی ہے"۔

چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے: "اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان والسلامة والإسلام، ربي وربك الله"
"(اے میرے اللہ) اس چاند کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ نکال، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔"

(۲)...... حضرت جمال الدین نے اپنی تاریخ میں شیخ عمر بن قدامۃ المقدسیؒ سے نقل کیا ہے، نیز اپنے مشائخ سے ان دعاؤں کے متعلق بہت ساری خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ خاص طور پر وصیت کرتے ہیں کہ یہ دعائیں ضرور پڑھی جائیں۔ شروع سال میں جب کوئی شخص اس دعا کو پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا بقیہ حصہ مجھ سے محفوظ کر لیا۔

"اللهم أنت الأبدي القديم الأول وعلى فضلك العظيم وكرم جودك المعول، وهذا عام جديد قد أقبل، أسألك العصمة فيه من الشيطان وأوليائه والعون على هذا النفس الأمارة بالسوء والاشتغال بما يقربني إليك زلفى، ياذا الجلال والإكرام."

"اے اللہ! آپ کی ذات ابدی، ازلی اور اول ہے اور اپنے عظیم فضل اور قابل بھروسہ بخشش وکرم کے ساتھ قائم ودائم ہے اور اے اللہ! یہ نیا سال آ پہنچا، اس سال کے اندر شیطان اور اس کے مددگاروں سے حفاظت کی اور برائیوں کی طرف برانگیختہ کرنے والے اپنے اس نفس کے خلاف مدد کی اور ایسے اعمال میں مشغولیت کی جو میرے مرتبہ کو آپ کی ذات سے قریب کردے، آپ سے درخواست کرتا ہوں، اے بزرگی اور کرم والے۔"

نوٹ:...... "رشد المومنین" میں قریب قریب ایسی ہی دعا الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ درج ہے اور لکھا ہے کہ محرم کے پہلے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار قل ھو اللہ احد (سورہ اخلاص پوری) پڑھے پھر سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر تین بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر فرشتہ موکل مقرر کردیں گے تاکہ وہ نیک کام میں اس کی مدد کرے اور شیطان ملعون اس سے ایک سال کے لئے ناامید ہو جائے۔

"اللهم أنت الأبدي القديم وهذه السنة جديدة أسألك فيها العصمة من الشيطن والعون على هذه النفس الأمارة بالسوء والاشتغال بما يقربني إليك ياكريم يا ذا الجلال والإكرم وأسألك الفوزمن خيرها وأعوذبك من شرها واستكفيك معونتها برحمتك يا أرحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله و أصحابه أجمعين."

تنبیہ......: یہ دعا بزرگوں سے منقول ہے مگر حدیث سے ثابت نہیں۔

محرم الحرام کے روزے:...... (۱)...... رمضان المبارک کے فرض روزوں کے بعد محرم الحرام کے نفل روزے افضل ہیں (مسلم)

(۲)......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ یہودی عاشورہ کا ایک روزہ (دسویں محرم کو) رکھتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت اختیار کرنے میں ہم ان (یہودیوں) سے زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

مسلم کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر میں زندہ رہا تو اگلے سال نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا (تاکہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ ہوجائے) اس لئے ایک کے بجائے دو روزے رکھے جائیں۔ اس لئے علماء نے فرمایا کہ ۹، ۱۰ تاریخ یا ۱۰، ۱۱ محرم کے دو روزے رکھے جائیں۔

ذرا سوچیے کہ جب عبادات میں کافروں، مشرکوں سے مشابہت نہیں ہونی چاہئے تو ان کی گندی تہذیب وتمدن کے ساتھ مشابہت اور عادات میں ان کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے۔

ہمیں چاہئے کہ عاشورہ کے دو روزے ہم خود بھی رکھیں اور گھر والوں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ترغیب دیں۔

حضرت قاری خلیل احمد تھانوی لکھتے ہیں کہ عاشورہ کا روزہ اب اگرچہ فرض نہ رہا لیکن دوسرے تمام مستحب روزوں سے اب بھی افضل ہے اس لئے فرض کا درجہ نفل سے ستر (۷۰) گنا زیادہ ہے، لہٰذا اس دن کی فضیلت ستر گنا زیادہ تھی کیونکہ اس میں روزہ رکھنا فرض تھا۔ (الاشرف ۴-۱-۳)

(۴)......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہو تو محرم میں (عاشورہ کا روزہ) رکھو، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، ایک دن اس میں ایسا ہے کہ جس میں ایک قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی اور دوسری قوم کی توبہ قبول ہوگی۔ (ترمذی ص ۹۳)

(۵)......مسلم شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے کے (صغیرہ) گناہ معاف فرمادیں گے۔ (الاشرف)

(۶)......شیخ شہاب الدین ابن حجر ہیثمی مصری اپنی تالیف ''صواعق محرقہ'' میں یوم عاشورہ کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ''لوگو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ عاشورہ کے دن حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصائب سے دوچار ہوئے اور آپ کی شہادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے مراتب ودرجات کی رفعت کا ثبوت ہے۔ اس شہادت کے ذریعہ اہل بیت اطہار کے درجات بلند کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہے، چنانچہ عاشورہ کے دن جو شخص مصائب کا ذکر کرے تو اسے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے میں مشغول رہے۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے اور اس دعا میں مشغولی کے علاوہ اور کسی کام میں مشغول نہ ہو، خبردار، روافض کی بدعتوں میں ہرگز مشغول نہ ہو''۔

(مومن کے ماہ وسال از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۸)

☆......☆......☆